مشایخ نقشبندیہ مجددیہ
سے
سلاطین کی ارادت و عقیدت

(ہندوستان، افغانستان، ترکی)

صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد نقشبندی مجددی
(چیئرمین امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی)

بتقریب محفل اظہار تشکر

بسلسلہ تکمیل جہان امام ربانی مجدد الف ثانی

امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء

بسم الله الرحمن الرحيم

نصر من الله وفتح قريب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (مریم: ۹۶)

(بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب رحمٰن اُن کے لیے محبت کردے گا)

مشایخ نقشبندیہ مجددیہ
سے
سلاطین کی ارادت و عقیدت

(ہندوستان، افغانستان، ترکی)

ابن مسعود ملت
صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد نقشبندی مجددی

مشایخ طریقت اور اہل اللہ کا شاہان وقت کی طرف توجہ نہ کرنا عزیمت کی نشانی ہے لیکن ان کی طرف متوجہ ہو کر ان کی زندگی میں انقلاب برپا کرنا یہ بہت بڑی بات ہے۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جس پر بہت کم مشایخ کرام نے عمل کیا۔ مشایخ مجددیہ نقشبندیہ کا یہ خاص امتیاز ہے کہ شاہان وقت اور اعیان مملکت ان کے دامن سے وابستہ ہوئے اور سلطنتوں میں انقلابات آئے۔[1] بلکہ مشایخ نقشبندیہ مجددیہ سے عالم اسلام متاثر ہوا۔ حضرت خواجہ محمد احسان مجددی سرہندی[2] نے حق فرمایا:

> ''حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی بزرگی کا شہرہ اور ارشاد کا غلغلہ
> جہاں اور اہل جہاں تک پہنچ گیا اور آنجناب کی تجدید کی نوبت ساتوں
> ولایتوں میں بجنے لگی اور قیومیت کی شہرت وخوشبو تمام جہاں میں پھیل
> گئی اور ان کی ولایت کے نعرہ کی گونج آسمانوں میں سنی جانے لگی''[3]

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ و جانشین حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ نے ترویج اسلام اور اشاعت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے لیے اپنے خلفاء و مریدین کو مختلف ملکوں اور شہروں میں بھیجا مثلاً کابل، بدخشاں، ترکستان، دشت قپچاق، کاشغر، ختا، روم، شام، یمن، خراسان، ماوراء النہر، تہران، اندراب، قہستان، طبرستان، بجستان، عرب، بحرین، مشرقی ہند وغیرہ۔ پھر ان

علاقوں کے بادشاہوں نے خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ سے ارادت وعقیدت کا اظہار کیا اور بہت سے بیعت بھی ہوئے۔ چنانچہ شاہ روم بیعت ہوئے[۴]۔ والیِ بلخ سلطان عبدالرحمٰن بیعت ہوئے[۵]۔ بادشاہ بدخشاں نے غائبانہ بیعت کی[۶]۔ سلاطین قپچاق، ترکستان غائبانہ بیعت ہوئے[۷]۔ بادشاہ ایران شاہ سلیمان نے حاضر ہوکر توبہ کی[۸]۔ شاہ کاشغر نے غائبانہ بیعت کی، والیِ یمن نے غائبانہ بیعت کی[۹]۔ چین کے بادشاہ قاآن چین کے دربار میں خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ نے اپنے خلیفہ خواجہ ارغون کو تین سو سالکین ومریدین کے ساتھ روانہ کیا۔ بادشاہ نے اس نورانی قافلہ کا شاندار استقبال کیا۔ لاکھوں کی فوج نے سلامی دی، پھر جب خواجہ ارغون نے شاہ چین کو اسلام کی دعوت دی تو اس کے ساتھ بہت سے درباری اور چینی مسلمان ہوگئے[۱۰]۔ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی شان یہ تھی کہ آپ کے خلفاء کا استقبال بھی شاہانِ وقت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ والیِ مکہ یعنی شریف مکہ نے خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے خلیفہ شیخ مراد کا استقبال کیا[۱۱]۔ بندرگاہ یمن پر خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کا والیِ یمن کے اراکین سلطنت نے استقبال کیا[۱۲]۔ والیِ یمن امام اسماعیل حضرت مجدد الف ثانی کے صاحبزادے خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ کے بھی عقیدت مند تھے موصوف کے نام مکتوبات سعیدیہ میں عربی زبان میں ایک مکتوب شریف ملتا ہے۔[۱۳]

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے خواجہ محمد نقشبند علیہ الرحمۃ جس وقت حج بیت اللہ کے سفر کے دوران مسقط پہنچے تو سلطان مسقط تمام اراکین سلطنت کے ساتھ خود حاضر ہوئے اور مرید ہوئے۔ اور مسقط کے ہزاروں مسلمان بیعت ہوئے[۱۴]۔

خواجہ محمد نقشبند علیہ الرحمۃ کی خدمت میں سلطان کاشغر حاضر ہوکر مرید ہوا[۱۵]۔ شاہ بدخشاں حاضر ہوا[۱۶]، بادشاہ توران قُلی علی خان غائبانہ مرید ہوا[۱۷]، ملائیشیا، انڈونیشیا کے سلاطین بھی مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے وابستہ رہے۔ چنانچہ ملایا کی تاریخ میں شیخ پاہانگ Pahang نقشبندی مجددی، شیخ ریو (Riev) نقشبندی مجددی، ملایا اور انڈونیشیا کے بادشاہوں کے مشیر رہے۔ بیت المقدس میں بھی ایک نقشبندی خانقاہ موجود ہے جو بخاری خاندان نے ۱۶۱۶ء میں قایم کی تھی جب وہ بخارا (ازبکستان) سے بیت المقدس آئے تھے۔ اس نقشبندی مرکز کا نام The Naqshbandi Centre in Jeruselum تھا۔ ابھی حال ہی میں دنیا نے دیکھا کہ ایک نقشبندی مجددی تاجدار خوشی خوشی موت کو گلے لگا رہا ہے۔ مملکت عراق کے صدر صدام حسین (م۔ ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء) نقشبندی مجددی تھے اور مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے

عقیدت رکھتے تھے۔ مملکت عراق اور دیگر ممالک میں جو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ پھیلا اس کا آنکھوں دیکھا حال شیخ خالد کردی نقشبندی مجددی کی زبانی سنیئے:

''تمام مملکت روم، عرب اور حجاز و عراق اور بعض ممالک عجم اور سارا کردستان طریقہ عالیہ نقشبندیہ کی تاثیرات وجذبات سے سرشار ہے اور شب و روز محافل ومجالس، مساجد و مدارس میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے محاسن ومحامد کا ذکر اس طرح ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر ہے کہ اس کا گمان نہیں ہوسکتا کہ کبھی کسی ملک میں اور کسی وقت گوشِ زمانہ نے ایسا زمزمہ سنا ہو یا چشم فلک نے ایسی رغبت یا ایسا اجتماع دیکھا ہو''

(ابوالحسن علی ندوی: تاریخ دعوت وعزیمت، حصہ چہارم، کراچی، ص ۳۶۹)

الغرض حضرات نقشبندیہ مجددیہ سے نہ صرف اسلامی دنیا بلکہ سارا عالم متاثر ہوا۔ اس موضوع پر سیر حاصل لکھنے کی ضرورت ہے لیکن سردست ہم اس مقالہ میں ہندوستان، افغانستان اور ترکی کے سلاطین کی مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے ارادت وعقیدت کا ذکر کریں گے۔

☆

ہندوستان کے شاہانِ وقت کا کسی نہ کسی شیخ طریقت سے تعلق رہا ہے۔ بادشاہوں کے ساتھ ساتھ اعیانِ مملکت بھی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے عقیدت مند رہے۔ چنانچہ اکبری دربار کے مقربین ابوالفضل اور ابوالفیض فیضی خود چل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے [۱۸]۔ پھر جب تعلقات بڑھ گئے تو آپ بھی تشریف لے گئے لیکن ان دونوں کی بے راہ روی سے آخر میں تعلقات منقطع ہو گئے۔ اکبر بادشاہ اور جہانگیر بادشاہ کے اراکین سلطنت بھی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے عقیدت مند و مرید تھے مثلاً خان جہاں لودھی، سکندر خان لودھی، دریا خاں لودھی [۱۹]، صدر جہاں، خان اعظم [۲۰]، خان خاناں، تربیت خاں، اسلام خاں، تقیم خاں، جباری خاں، مہابت خان، مرتضیٰ خان [۲۱] اور دلیر خاں آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ معصوم علیہ الرحمۃ سے بیعت ہوئے اور بہادر خاں آپ کے خلیفہ سے [۲۲]۔ جہانگیر بادشاہ نے اگرچہ ابتداء میں شاہانہ جاہ وجلال سے ۱۰۲۸ھ/ ۱۶۱۸ء حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ [۲۳]

کو اپنے دربار میں طلب کیا تھا جب جہانگیر بادشاہ کے دربار میں سوال و جواب ہو رہے تھے تو ایک ہندو راجہ بھی موجود تھا جو دربار شاہی میں آپ کی استقامت دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہو گیا بعد میں بہت سے اس کے ہمنوا مسلمان ہو گئے اور اس نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی بڑی خدمت کی [۲۴]۔ انجام کار جہانگیر بادشاہ آپ کا معتقد ہو گیا اور آپ کی خدمت میں خلعت اور اشرفیاں بھی نذر کیں [۲۵]۔ اور تقریباً ۱۰۲۹ھ/ ۱۶۱۹ء سے ۱۰۳۲ھ/ ۱۶۲۳ء تک چار پانچ سال تک اپنے ساتھ رکھا اور فرمائش کر کے آپ کے گھر کا کھانا بھی کھایا اور کھانے کی تعریف بھی کی یہاں تک کر تھوڑا کھانا تبرکاً رات کو کھانے کے لیے رکھوا دیا۔ [۲۶]

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ جہانگیر بادشاہ کے ساتھ لشکر میں بھی رہے اور قلعہ آگرہ کے دربار شاہی میں بھی رہے اور ہر موقع پر تبلیغ دین متین کا اہم فریضہ ادا کیا۔ [۲۷] شاہجہان بادشاہ بھی آپ کا خاص عقیدت مند تھا۔ آپ کے وصال کے بعد سرہند شریف حاضر ہو کر ایصال ثواب کا بڑا اہتمام کیا۔ [۲۸] جہانگیر بادشاہ بھی وصال کے بعد تعزیت کے لیے سرہند شریف حاضر ہوا [۲۹]۔ شاہ جہاں بادشاہ تخت نشینی کے بعد خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ [۳۰] شاہ جہاں بادشاہ کے بیٹے اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ تو آپ کے صاحبزادہ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے مرید تھے [۳۱]۔ ان کے وصال پر اورنگ زیب عالمگیر خود تعزیت کے لیے سرہند شریف حاضر ہوئے [۳۲]۔ اور آپ کے صاحبزادے خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ نے لال قلعہ دہلی میں قیام فرما کر اورنگ زیب عالمگیر کو منازل سلوک طے کرائے۔ [۳۳] یہ وہی لال قلعہ ہے جس کی بنیاد شاہ جہاں بادشاہ نے حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ سے رکھوائی۔

حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ جب حج بیت اللہ شریف کے لیے خلفاء و مریدین کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ سرہند شریف سے دہلی روانہ ہوئے [۳۴] تو شاہجہاں بادشاہ نے آپ کا استقبال کیا [۳۵]۔ اورنگ زیب عالمگیر اور ان کے شہزادے اور شہزادیاں حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ سے بیعت تھیں۔ چنانچہ حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ اور حضرت خواجہ محمد سیف الدین علیہ الرحمۃ کے مکتوبات کے مجموعوں میں اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ اور شہزادے اور شہزادیوں کے نام مکتوبات ملتے ہیں۔ جن کی تفصیل حضرت مسعود ملت نے ایک تحقیقی مقالے میں پیش کی ہے جو جہان امام ربانی مجدد الف ثانی (مطبوعہ کراچی ۲۰۰۵ء) کے چوتھی جلد میں شامل ہے۔ اس مقالے میں اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے نام حضرت خواجہ

محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے چھ مکتوبات شریف ہیں۔[۳۶] خواجہ محمد سیف الدین علیہ الرحمۃ کے سولہ مکتوبات شریف اورنگ زیب عالمگیر کے نام ہیں۔[۳۷] اور آپ ہی کے پانچ مکتوبات شریفہ شہزادہ معظم کے نام ہیں[۳۸] اور گیارہ مکتوبات شریفہ شہزادی روشن آرا کے نام ملتے ہیں[۳۹]۔ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے خواجہ محمد نقشبند علیہ الرحمۃ جب علیل ہوئے تو اورنگ زیب عالمگیر نے تبدیلی آب وہوا کے لیے دہلی آنے کی دعوت دی[۴۰] خواجہ محمد نقشبند علیہ الرحمۃ کے پوتے خواجہ محمد زبیر علیہ الرحمۃ کا حاکم کابل شہزادہ معظم بہادر شاہ نے استقبال کیا[۴۱]۔ شاہ جہاں تخت نشینی کے بعد خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا[۴۲] وہ آپ سے اتنی عقیدت رکھتا تھا کہ دہلی کے لال قلعہ کی بنیاد بھی آپ سے رکھوائی[۴۳] شاہ جہاں بادشاہ کے صاحبزادے اورنگ زیب عالم گیر حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ سے بیعت ہوئے[۴۴] اورنگ زیب عالم گیر نے حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے علاوہ خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ[۴۵] اور خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ کے نام بھی خطوط لکھے[۴۶]۔ شاہ جہاں کی بیٹیاں روشن آراء گوہر آراء بھی خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ سے بیعت تھیں[۴۷]۔

شاہان مغلیہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے اولاد واجداد سے خاص عقیدت رکھتے تھے چنانچہ آپ کے پوتے خواجہ محمد نقشبند علیہ الرحمۃ کے انتقال پر اورنگزیب عالمگیر نے شہزادہ معظم کو تعزیت کے لیے بھیجا[۴۸]۔ خود اورنگزیب عالمگیر نے آپ کے دست حق پرست پر تجدید بیعت کی[۴۹]۔ اور آپ کے پوتے خواجہ محمد زبیر علیہ الرحمۃ کی خدمت میں مغل بادشاہ فرخ سیر نے تحائف وہدایا پیش کیے[۵۰]۔ اور اس سے قبل بہادر شاہ بھی اعلان شاہی کے بعد سرہند شریف حاضر ہوا اور اس خاندان کے شہزادوں کو تحفہ تحائف پیش کیے[۵۱]۔ سلطان ہند کا وزیر اعظم ملاقات کے لیے حاضر ہوا[۵۲]، شاہ شام[۵۳]، شاہ روم[۵۴]، اور والی کاشغر[۵۵] آپ سے ارادت و بیعت رکھتے تھے۔ الغرض سلاطین مغلیہ میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور آپ کے اولاد واحفاد کا بڑا اثر تھا۔

☆

شاہان افغانستان مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے وابستہ رہے چنانچہ افغانستان کے بادشاہ امیر عبدالرحمٰن حضرت پیر فضل الرحمٰن مجددی کے جد امجد حضرت ضیائے معصوم مجددی کے عقیدت مند تھے اور ان کے بیٹے امیر حبیب اللہ خان (۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۹ء) جو افغانستان کے بادشاہ ہوئے حضرت ضیائے معصوم علیہ الرحمۃ کے

خاص مریدوں میں تھے[۵۶]۔ آپ کے دامن سے وابستگی پر فخر کرتے تھے۔ امیر حبیب اللہ روضہ شریف پر بھی حاضر ہوئے[۵۷]۔

۲۰۰۵ء میں جب فقیر کی سرہند شریف حاضری ہوئی تو یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے قدموں میں شاہان افغانستان کے مزارات تھے۔ کبھی ایسا سننے میں نہ آیا کہ کوئی افغانی جنازہ دفن کے لیے ہندوستان آیا ہو۔ یہ ضرور سننے میں آیا کہ افغانی جنازہ تدفین کے لیے ہندوستان سے افغانستان گیا۔ لیکن روضہ شریف دربار عالیہ سرہند شریف کی یہ شان ہے کہ شاہان افغانستان کے جنازے تدفین کے لیے سرہند شریف آرہے ہیں[۵۸]۔ اس سے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی روحانی جذب وکشش کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ آج بھی جانے والا شاہان افغانستان کے مقابر روضہ شریف کے احاطے میں دیکھ سکتا ہے۔ چند شاہان افغانستان کے نام پیش کرتا ہوں۔

۱......والی ریاست رام پور نواب کلب علی خان نے جو نقشبندی مجددی تھے روضہ شریف کے جنوب میں احمد شاہ ابدالی (۱۷۹۳ء - ۱۸۰۰ء) کے پوتے شاہ زمان شاہ (۱۷۴۷ء - ۱۷۷۳ء) کا خوبصورت اور شاندار مقبرہ تعمیر کرایا۔

۲......شاہ شجاع (۱۸۰۳ء - ۱۸۰۹ء) جو سید عبد الرحیم المعروف میر لالہ شاہ نقشبندی مجددی کا مرید تھا یہاں مدفون ہوا۔

۳......شاہ زمان کے پوتے امیر محمد یعقوب خان (۱۸۷۹ء - ۱۸۸۰ء) کا مرقد سفید سنگ مرمر کا روضہ شریف میں واقع ہے۔

۴......افغانستان کے جرنیل عبد الرحمٰن خان کا مزار معصومی باغ سرہند میں واقع ہے۔

☆

ترکی میں شاہان سلطنت عثمانیہ مشائخ نقشبندیہ اور مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے وابستہ رہے اور ان کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ مرمرا یونیورسٹی استانبول کے پروفیسر نجدت طوسون (Prof. Necdet Tosun) نے شاہان ترکیہ کی مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے ارادت وعقیدت کے سلسلے میں مختصر تفصیلات بھیجی ہیں جو پیش کی جارہی ہیں۔[۵۹]

۱......سلطان بایزید دوم (۸۸۶ھ - ۹۱۸ھ / ۱۴۸۱ء - ۱۵۱۲ء) نے استانبول میں خانقاہ کی تعمیر میں

امیر احمد بخاری نقشبندی (م۔ ۹۲۰ھ/۱۵۰۶ء) کی مدد کی۔ امیر احمد بخاری عبداللہ الٰہی کے مرید تھے جو خواجہ عبیداللہ احرار کے مرید تھے۔

۲...... قانونی سلطان سلیمان (۱۵۲۰ء۔۱۵۶۶ء) نے مکہ مکرمہ میں عبد الرحمٰن غباری نقشبندی (م۔ ۹۷۴ھ/۱۵۶۶ء) کی خانقاہ تعمیر کرائی۔

۳...... عبداللطیف مجدوبی جامی (م۔ ۹۶۳ھ/۱۵۶۶ء) یہ نقشبندی کبروی تھے انھوں نے قانونی سلطان سلیمان کو سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت فرمایا۔

۴...... سلطان عبدالحمید (۱۷۷۴ء۔ ۱۷۸۹ء) نے شیخ مصطفیٰ آفندی نقشبندی مجددی (م۔ ۱۱۵۷ھ/ ۱۷۸۵ء) کو ایک گاؤں نذر کیا۔

۵...... بایزید مصطفیٰ نقشبندی مجددی (م۔ ۱۲۰۰ھ/۱۷۸۵ء) سلطان مصطفیٰ سوئم کے زمانے میں عساکرِ عثمانیہ کے ساتھ جہاد پر گئے۔

۶...... سلطان محمود دوئم (۱۸۰۸ء۔۱۸۳۹ء) نے استانبول میں دو نقشبندی خانقاہوں کو بحال کرنے میں مدد دی۔

۷...... بزم عالم ولیدہ سلطان (والدہ سلطان محمود دوئم) شیخ محمد جان نقشبندی مجددی مکی کی مریدہ تھیں اور شیخ محمد جان شاہ غلام علی عبداللہ دہلوی کے خلیفہ تھے۔

۸...... سلطان عبدالمجید (۱۸۳۹ء۔ ۱۸۶۱ء) یہ شیخ مصطفیٰ عصمت نقشبندی خالدی (م۔ ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۷۲ء) کے مرید تھے۔ آپ نے وصیت کی کہ مرنے کے بعد ہر جمعہ کو ان کی قبر پر دس نقشبندی صوفی حضرات ختم خواجگان پڑھتے رہیں۔

۹...... سلطان عبدالعزیز (۱۸۶۱ء۔ ۱۸۷۶ء) نے شیخ سلیمان بخاری نقشبندی مجددی کا وظیفہ مقرر کیا جب وہ استانبول تشریف لائے۔

۱۰...... سلطان عبدالحمید (۱۸۷۶ء۔۱۹۰۹ء)، شیخ حسن خیالی آفندی نقشبندی مجددی کی خدمت میں اکثر حاضر ہوتے تھے۔

الغرض ہندوستان، افغانستان اور ترکی کے بادشاہ و سلاطین سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے وابستہ رہے۔ اور یہ سلسلہ عالیہ کا خاص امتیاز ہے کہ اس نے جہاں عوام و خواص کو متاثر کیا وہاں شاہان وقت پر بھی

اثر انداز ہوا۔

ہندوستان کی سرزمین میں پیدا ہونے والی کوئی ایسی شخصیت نظر نہیں آتی جس کو دنیا کے مختلف ممالک کے باشندوں میں یہ قبول عام حاصل ہوا ہو جو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور ان کی اولاد و امجاد کو حاصل ہوا۔ ان کا فیض اور غلغلہ ہندوستان سے گزر کر افغانستان و ایران، روس و چین، شام و یمن سلطنت عثمانیہ میں پھیلا جو تین براعظموں یورپ، ایشیا اور افریقہ پر پھیلی ہوئی تھی اور جس میں یہ ممالک شامل تھے۔ قبرص، یونان، بلغاریہ، سردیا، بوسنیا، ہنگری، رومینیا، کریمیا، آرمینیا، مصر و حجاز، لیبیا، فلسطین وغیرہ۔

دور جدید میں بھی روس، افغانستان، بوسنیا وغیرہ کی آزادی کی جنگوں میں حضرات نقشبندیہ مجددیہ کے مجاہدین کا خون شامل ہے اور ترکی میں سلطنت عثمانیہ کے زمانے کے اثرات آج بھی نظر آرہے ہیں چنانچہ قبرص ہی کے شیخ ناظم قبرصی نے یورپ و امریکہ میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا غلغلہ بپا کر رکھا ہے۔ کوئی فاضل محقق عالمی سطح پر سربراہان مملکت اور عوام و خواص پر حضرات نقشبندیہ مجددیہ کے اثرات کا جائزہ لیں تو یہ ایک بڑی خدمت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ عالم اسلام کی اسلامی حکومتوں اور سربراہان مملکت کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ تعلیمات مجددیہ سے فیض حاصل کر کے اپنی اپنی حکومتوں کو مستحکم کریں اور اسلام کی خدمت کی سعادت حاصل کریں۔ اس میں شک نہیں یہ دور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی تعلیمات اور فیضان کا محتاج ہے۔ اسی لیے ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا۔

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند
اب مناسب ہے ترا فیض ہو عام اے ساقی

☆......☆......☆

حواشی:

۱...... پروفیسر محمد اقبال مجددی نے روس و افغانستان کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ پر تحقیق سے متعلق مندرجہ ذیل ماخذ کا ذکر کیا ہے۔

(۱) وین گارڈ، صوفی ازم ان سوویت یونین، لندن

(۲) شیخ محمد مرادکی: وقائع قازان (۴ جلد) بیروت

(۳) محمد علی بیضون: ذیل علی رشحات

(۴) عبدالحی حبیبی: تاریخ افغانستان در عصر گانیان

(۵) عزیز الدین وکیلی: تیمور شاہ درانی

(۶) اعزاز الدین وکیلی: ذوالزمان

(۷) ڈاکٹر ساجدہ سلطانہ علوی (کینیڈا) نے انگریزی میں ایک مقالہ قلم بند کیا ہے جس کا عنوان ہے

"وسط ایشیا میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا عروج..... مجددی مشائخ اور خلفاء کی نظر میں"

(سولہویں صدی سے لے کر اٹھارویں صدی عیسوی تک) یہ مقالہ غیر مطبوعہ ہے اور اس میں بہت مفید اور جدید معلومات ہیں۔

(۸) ایک اور مقالہ نگار Richard Foltz نے بھی مندرجہ ذیل عنوان پر انگریزی میں مقالہ لکھا ہے جو چھپ گیا ہے۔

"وسط ایشیائی نقشبندی حضرت کے شاہان مغلیہ سے تعلقات" جے آئی ایس ۷، (۱۹۹۶ء) ص ۲۲۹۔۲۳۹

(۹) ڈاکٹر آرتھر بوہلر نے بھی انگریزی میں ایک مقالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے

"تیموری ہند میں نقشبندیہ حضرات..... وسط ایشیا کا ورثہ" جے آئی ایس ۷، (۱۹۹۶ء) ص ۲۰۸، ۲۲۸ (ماہنامہ نور اسلام، گولڈن جوبلی نمبر ۲۰۰۶ء)

۲..... خواجہ محمد احسان مجددی مرید و خلیفہ خواجہ محمد زبیر بن خواجہ محمد ابو العلاء بن خواجہ محمد نقشبند بن خواجہ محمد معصوم بن شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہم الرحمۃ

۳..... خواجہ محمد احسان: روضۃ القیومیہ ج ۱ مطبوعہ لاہور ۲۰۰۲ء ص ۲۹۵

۴..... ایضاً، ج ۲، ص ۸۶

۵..... ایضاً، ص ۱۱۶

۶..... ایضاً، ص ۱۱۸

۷..... ایضاً، ص ۱۲۰

۸..... ایضاً، ص ۱۲۵

۹.....ایضاً،ص۱۳۹

۱۰.....ایضاً،ص۱۴۳

۱۱.....ایضاً،ص۱۵۳

۱۲.....ایضاً،ص۱۷۸

۱۳.....مکتوبات سعیدیہ، مطبوعہ لاہور، مکتوب نمبر ۸۷،ص۱۳۹

۱۴.....روضۃ القیومیہ، ج۳،ص۸۲۔۸۳، لاہور ۲۰۰۲ء

۱۵.....ایضاً،ص۱۴۰

۱۶.....ایضاً،ص۱۴۴

۱۷.....ایضاً،ص۱۵۴

۱۸.....ایضاً، ج۱،ص۱۲۷

۱۹.....ایضاً،ص۲۲۷

۲۰.....ایضاً،ص۱۹۵

۲۱.....ایضاً،ص۳۰۷

۲۲.....ایضاً،ص۳۶۵۔۳۶۴

۲۳.....جہانگیر، تزک جہانگیری (اردو)، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۰ء،ص۵۶۴

۲۴.....روضۃ القیومیہ، ج۱،ص۳۔۲

۲۵.....جہانگیر، تزک جہانگیری، مطبوعہ لکھنو،ص۲۷۲۔۲۷۵

۲۶.....بدرالدین سرہندی: مجمع الاولیاء (۱۰۴۳ھ)، مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری، لندن، نمبر ۱۲۵، ورق ۳۳۲

۲۷.....مکتوبات امام ربانی: جلد سوم، مکتوب ۴۳

۲۸.....کمال الدین محمد احسان: روضۃ القیومیہ، جلد اول، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۲ء

(فاضل جلیل شیخ کامل میرک شاہ علیہ الرحمۃ سے شاہجہاں بادشاہ نے دریافت کیا کہ سلطان روم کی خدمت میں ہندوستان کا کون سا ایسا تحفہ پیش کروں جس کی نظیر روم میں بھی نہ ہو۔ آپ نے جواباً فرمایا کہ مکتوبات امام ربانی پیش کردیں کیونکہ یہ وہ پاکیزہ مجموعہ ہے جس کی مثال دنیا میں نہیں۔ (ترجمہ از عربی، رسالہ المجازات النبویہ مشمولہ

مخطوط مجموعہ رسائل خواجہ عبدالاحد، ورق ۳۳، مخزونہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی لٹن لائبریری)

۲۹......روضۃ القیومیہ، ج ۲، ص ۶۳

۳۰......ایضاً، ج ۲، ص ۷۳

۳۱......محمد امین نقشبندی: مقامات احمدیہ و ملفوظات معصومیہ، ص ۱۰۸

۳۲......روضۃ القیومیہ، ج ۲، ص ۷۹

۳۳......مکتوبات معصومیہ، جلد ۳، مکتوب ۲۳۲

۳۴......مکتوبات سعیدیہ، مطبوعہ لاہور، مکتوب ۸۷، ص ۱۳۹

۳۵......زوار حسین شاہ: انوار معصومیہ، مطبوعہ کراچی ۱۴۰۱ھ، ص ۹۲

۳۶......مکتوبات معصومیہ، مکتوب نمبر ۶، جلد ۳۔ مکتوب نمبر ۵، جلد ۲۔ مکتوب ۳۲، جلد ۱۔ مکتوب ۱۲۲، جلد ۳۔ مکتوب ۲۲۱، جلد ۳۔ مکتوب ۲۲۷، جلد ۳

۳۷......خواجہ سیف الدین: مکتوبات سیفیہ، مطبوعہ حیدرآباد، سندھ، مکتوب ۲۶، ۶، ۳۳، ۴۰، ۵۲، ۵۶، ۵۷، ۵۹، ۶۰، ۶۷، ۷۲، ۷۴، ۷۶، ۸۰، ۱۲۱، ۱۰۵، ۱۸۶

۳۸......خواجہ سیف الدین: مکتوبات سیفیہ، مطبوعہ حیدرآباد، سندھ، مکتوب ۵۲، ۵۳، ۵۸، ۶۹، ۱۷۶

۳۹......خواجہ سیف الدین: مکتوبات سیفیہ، مطبوعہ حیدرآباد، سندھ، مکتوب ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۲۴، ۳۳، ۳۶، ۶۲، ۷۷

۴۰......روضۃ القیومیہ، ج ۳، ص ۳۶

۴۱......ایضاً، ج ۳، ص ۵۵

۴۲......ایضاً، ج ۲، ص ۷۳

۴۳......ایضاً، ص ۹۳

۴۴......ایضاً، ص ۱۰۰

۴۵......ایضاً، ص ۳۲

۴۶......ایضاً، ص ۳۹

۴۷......ایضاً، ص ۱۰۳۔۱۰۵

۴۸......زوار حسین شاہ: انوار معصومیہ، کراچی ۱۴۰۱ھ، ص ۱۲۹

۴۹......ایضاً،ص ۱۶۸

۵۰......خواجہ محمد احسان: روضۃ القیومیہ، ج ۴، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۲ء

۵۱......ایضاً

۵۲......ایضاً،ص ۱۷۱

۵۳......ایضاً،ص ۱۱۹

۵۴......خواجہ محمد احسان: روضۃ القیومیہ، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۲ء، ج ۴، ص ۱۲۱

۵۵......ایضاً،ص ۱۷۷

۵۶......ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر: تجلیات ضیائے معصوم، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۶ء، ص ۴۴۔۵۱

۵۷......محمد ظاہر شاہ بادشاہ (دورِ حکومت ۱۹۳۳ء تا ۱۹۵۸ء) جو حضرت نور المشائخ فضل عمر مجددی کابلی (م ۱۳۷۶ھ) کا مرید تھا۔ ۱۹۳۵ء تا ۱۹۳۶ء میں روضہ شریف پر حاضر ہوا۔

۵۸......احمد شاہ ابدالی (۱۷۴۷ء تا ۱۷۷۳ء) کے پوتے شاہ زمان شاہ (۱۷۹۳ء تا ۱۸۰۰ء) دربار سرہند میں مدفون ہوئے۔

۵۹......پروفیسر نجدت طوسون نے اپنے ایک تحقیقی مقالے (The Contribution of the Ottoman Naqshbandia to the Persian Language and Letrature) میں ان نقشبندی مجددی مصنفین کا ذکر کیا ہے جنہوں نے ترکی میں فارسی زبان وادب کی خدمت میں حصہ لیا۔ انھوں نے ان حضرات کا ذکر کیا:

(۱) شیخ نعمت اللہ بن احمد صوفیہ (م سنہ ۹۶۹ھ/ ۱۵۶۲ء)

(۲) میرک محمد نقشبندی تاشقندی (مابعد ۱۰۲۲ھ/ ۱۶۱۳ء)

(۳) محمد مراد بن عبدالحلیم نقشبندی (م۔ ۱۲۶۴ھ/ ۱۸۴۸ء)

(۴) علی بہجت قونوی (م۔ ۱۲۳۸ھ/ ۱۸۲۲ء)

(۵) عبداللہ الٰہی ساوی (م۔ ۸۹۶ھ/ ۱۴۹۱ء)

(۶) امیر احمد بخاری (م ۹۲۲ھ/ ۱۵۱۶ء)

(۷) احمد بن محمود حزینی (م۔ ۱۰۰۲ھ/ ۱۵۹۳ء)

(٨) ابوعبداللہ محمد سمرقندی (م۔ ۱۱۱۶ھ/ ۱۷۰۴ء)

(٩) عبداللہ ندائی کاشغری (م۔ ۱۱۷۴ھ/ ۱۷۶۰ء)

(١٠) خواجہ نشنت آفندی (م۔ ۱۲۲۲ھ/ ۱۸۰۷ء)

(١١) عبدالقادر برقی (م۔ ۱۹۲۰ء)

(وضاحت) راقم نے اس مقالے میں روضۃ القیومیہ سے استفادہ کیا ہے جس میں بعض باتیں ایسی بھی ہیں جو معاصر کتب تاریخ میں نہیں ملتیں۔ لیکن چونکہ فاضل مصنف خواجہ محمد احسان مجددی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے پڑپوتے قیوم رابعہ خواجہ محمد زبیر علیہ الرحمۃ کے مرید وخلیفہ تھے اس لیے ایسے مصنف سے غلط بیانی یا مبالغہ آرائی کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ اس کے علاوہ تاریخ کی بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو مورخ لکھنا نہیں چاہتا یا حالات لکھنے کی اجازت نہیں دیتے اس لیے بہت سی سچ باتیں بھی تاریخ میں جگہ نہیں پاتیں۔ فاضل مصنف کو بہت سی باتیں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے خاندان کے افراد سے بھی معلوم ہوئیں جو اکثر خاندان میں سینہ بسینہ چلی آتی ہیں۔ ایسی باتوں کی اگرچہ معاصر تاریخ کتب سے تصدیق نہ بھی ہو تو قرائن سے قابل اعتبار سمجھی جاسکتی ہیں۔

★......★......★

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا (مریم ۱۹:۹۶)

بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت کر دے گا

جہانِ امام ربانی

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مرتبین

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد

مولانا محمد اقبال مجددی

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

نظر ثانی

محمد عالم مختار حق

امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء

IMAM-I-RABBANI FOUNDATION

KARACHI

2002 C
1423 H

ISLAMIC REPUBLIC OF PAKISTAN